38145 - شراب نوشی کرنے والے کے لیے ہلاکت

سوال

ایک لڑکی نے رمضان سے قبل شراب نوشی کی اور پھر رمضان المبارک کے ابتدا میں روزے بھی رکھے، تو اسے کسی بہن نے کہا کہ اس کے روزے قابل قبول نہیں بلکہ مردود ہیں، اور اللہ تعالی اس کے روزے قبول نہیں کریگا کیونکہ اس نے ابھی کچھ ایام قبل ہی شراب نوشی کی ہے، اس لیے اسے چالیس یوم تک انتظار کرنا چاہیے حتی کہ اللہ تعالی اس کی نماز اور روزے قبول کرے، تو کیا یہ بات صحیح ہے ؟

پسندیدہ جواب

شراب نوشی کرنا کبیرہ گناہوں میں شمار ہوتا ہے.. اور یہ ام الخبائث یعنی سب گناہوں کی جڑ ہے، اور ہر شر و برائی کی کنجی ہے.. یہ عقل کو ماؤف کر کے رکھ دیتی ہے، اور مال کو ضائع کرتی اور سر چکرا دیتی ہے، اس کا ذائقہ بہت ہی کریہہ اور بدمزہ ہے، اور یہ پلید اور شیطانی عمل میں شامل ہوتا ہے؛ شراب نوشی لوگوں کے درمیان حسد و بغض اور عداوت و دشمنی پیدا کرتی ہے.... اور اللہ تعالی کے ذکر اور نماز کی ادائیگی سے روکتی ہے... اور زنا و بدکاری کی دعوت دیتی ہے...

اور ہو سکتا ہے بعض اوقات شراب نوشی اپنی صلبی بیٹی اور بہن اور محرم عورتوں کے ساتھ زنا کرنے تک بھی لے جائے... اور شراب نوشی غیرت ختم کر دیتی ہے، اور ذلت و رسوائی اور ندامت کا باعث ہے.. اور شراب نوشی کرنے والے کو سب سے ناقص انسان کے ساتھ ملایا جاتا ہے اور وہ مجنون اور پاگل لوگ ہیں، یہ اسرار و راز کو ختم کر کر رکھ دیتی ہے، اور ستر و پردہ ختم کر دیتی ہے.. اور بے شرمی پیدا کرتی ہے، اور قبیح اور گناہ کے کام کو آسان کر رکھ دیتی ہے... اور محرم عورتوں کی تعظیم دلوں سے نکال دیتی ہے، اور مستقل طور پر شراب نوشی کرنے والا بت پرستی کرنے والی کی طرح ہے..

شراب نوشی نے کتنی ہی لڑائیاں بھڑکائیں ؟

اور کتنے مالداروں کو تنگ دست اور فقیر کر دیا؟

کتنے ہی عزت والوں کو ذلیل و رسوا کر دیا؟

اس نے کتنے ہی شرف زادوں کے شرف کو ختم کر دیا؟

اس نے کتنی ہی نعمتوں کو چھین لیا ؟

اور کتنے لوگوں کے درمیان ناراضگیاں پیدا کیں ؟

کتنے ہی خاوند اور بیوی کے مابین جدائی پیدا کی ؟.. اور اس کے دل کو لے گئی اور اس کے اصل کو لے کر چلتی بنی.

اور کتنی ہی حسرتیں اور افسوس پیچھے چھوڑیں، یا پھر کتنی عبرتیں لائی ؟..

شراب نوشی کرنے والے کے لیے شراب نے خیر و بھلائی کے کتنے ہی دروازے بند کر دیے، اور کتنے ہی شر و برائی کے دروازے کھول دیے ؟..

کئی لوگوں کو اس نے آزمائش و مصیبت میں ڈالا اور کتنوں کو جلد موت میں دھکیل دیا؟..

شراب نوشی کرنے والے پر کئی مصیبتیں آئیں؟..

شراب سب گناہوں کو جمع کرنے، اور ہر برائی و شر کی کنجی اور نعمتوں کو چھیننے والی، اور ناراضگی اور غضب کو لانے والی ہے..

اگر اس کی برائیوں اور رذائل میں اور کچھ بھی نہ ہو تو صرف اتنا ہی کافی ہے کہ یہ اور جنت کی شراب ایک پیٹ میں جمع نہیں ہو سکتی، بندے کے لیے تو یہی مصیبت کافی ہے.

ہم نے اوپر جو کچھ بیان کیا ہے شراب کی آفتیں اور مصیبتیں تو اس سے بھی کئی گنا زیادہ ہیں" اھ

یہ کلام ابن قیم رحمہ اللہ کی تھی.

دیکھیں: حادی الارواح.

اور پھر اللہ سبحانہ وتعالی نے ہمیں اس سے ڈراتے ہوئے اپنے نبی کی زبان سے اپنی کتاب عزیز میں یہ فرمان جاری کیا:

1– اللہ کا فرمان ہے:

{اے ایمان والو! بات یہی ہے کہ شراب اور جوا اور تھان اور فال نکالنے کے پانسے کے تیر یہ سب گندی باتیں، شیطانی کام ہیں، ان سے بالکل الگ رہو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ}.
المائدۃ(90).

2– اللہ سبحانہ وتعالی نے شراب نوشی کرنے والے پر لعنت کی ہے...

سنن ابوداود میں ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ:

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب، اور شراب نوشی کرنے والے، اور شراب پلانے والے، اور شراب فروخت کرنے والے، اور شراب خریدنے والے، اور شراب کشید کرنے والے، اور شراب کشید کروانے والے، اور شراب اٹھانے والے اور جس کی طرف اٹھا کر لے جائے سب پر لعنت فرمائی"

سنن ابوداود حدیث نمبر(3189) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابوداود(700/2) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

3– نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب نوشی کے عادی کو بت پرست کے مشابہ قرار دیا.

ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"شراب نوشی کا عادی بت پرستی کرنے والے کی طرح ہے"

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر(3375) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن ابن ماجہ حدیث نمبر(2720) میں اسے حسن قرار دیا ہے.

4– شراب نوشی کا عادی شخص جنت میں داخل ہونے سے محروم رہے گا.

ابو درداء رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"شراب نوشی کا عادی شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا"

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (3376) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابن ماجہ حدیث نمبر (2721) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

5- عثمان رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

"شراب نوشی سے اجتناب کرو کیونکہ یہ برائیوں کی جڑ ہے، تم سے پہلے ایک عبادت گزار شخص تھا، اس سے ایک بدکار عورت کو محبت اور عشق ہوگیا، تو اس نے اپنی لونڈی کو اس عبادت گزار کی جانب بھیجا اور اسے کہا کہ ہم تمہیں گواہی دینے کے لیے بلا رہے ہیں، تو وہ اس لونڈی کے ساتھ گیا، اور جب وہاں پہنچا تو اور جس دروازے سے بھی اندر داخل ہوتا تو وہ اس کے پیچھے دروازہ بند کر دیا جاتا، حتی کہ وہ ایک بہت ہی بری اور بدکار عورت کے پاس پہنچا جس کے پاس ایک بچہ اور شراب کا برتن رکھا تھا، تو وہ عورت اسے کہنے لگی، اللہ کی قسم میں نے تجھے گواہی کے لیے نہیں بلایا، بلکہ اس لیے بلایا ہے کہ یا تو تم میرے ساتھ برائی کرو، یا پھر شراب کا ایک گلاس پیئو، یا پھر اس بچے کو قتل کردو.

تو اس نے کہا مجھے یہ شراب کا ایک گلاس پلا دو تو اس عورت نے اس آدمی کو ایک گلاس پلایا، وہ کہنے لگا مجھے اور دو، تو وہ اور پیتا رہا حتی کہ اس عورت کے ساتھ زنا بھی کیا، اور اس بچے کو بھی قتل کر دیا"

اس لیے تم شراب نوشی سے اجتناب کرو، کیونکہ اللہ کی قسم ایمان اور شراب نوشی کی عادت اکٹھی نہیں ہو سکتی، مگر خدشہ ہے کہ ان دونوں میں سے کوئی ایک دوسرے کو نکال اس سے نکال دیگا"

سنن نسائی حدیث نمبر (5666) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح نسائی حدیث نمبر (5236) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

6- شراب نوشی کرنے والے کی چالیس یوم تک نماز قبول نہیں ہوتی.

عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس نے بھی شراب نوشی کی اور اسے نشہ آگیا تو اس کی چالیس روز تک نماز قبول نہیں ہوگی، اور اگر وہ مر گیا تو آگ میں جائیگا، اور اگر توبہ کر لے تو اللہ اس کی توبہ قبول کریگا، اور اگر اس نے دوبارہ شراب نوشی کی اور نشہ ہوگیا تو چالیس یوم تک اس کی نماز قبول نہیں ہوگی، اگر مر گیا تو آگ میں جائیگا، اور اگر توبہ کر لے تو اللہ اس کی توبہ قبول کر لے گا، اور اگر اس نے پھر دوبارہ شراب نوشی کی اور نشہ ہوگیا تو اس کی چالیس یوم تک نماز قبول نہیں ہوگی، اگر مر گیا تو آگ میں جائیگا، اور اگر توبہ کر لے تو اللہ اس کی توبہ قبول کریگا، اور اگر وہ پھر دوبارہ شراب نوشی کرتا ہے تو پھر اللہ کو حق ہے کہ وہ اسے روز قیامت ردغۃ الخبال پلائے.

صحابہ کرام نے عرض کیا : اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ردغۃ الخبال کیا ہے ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : جہنمیوں کا خون اور پیپ"

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (3377) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابن ماجہ حدیث نمبر (2722) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

نماز قبول نہ ہونے کا معنی یہ نہیں کہ نماز ہی صحیح نہیں، یا پھر وہ نماز ادا ہی نہ کرے، بلکہ اس کا معنی یہ ہے کہ اسے اس نماز کا اجروثواب نہیں ملے گا، تو اس طرح نماز ادا کرنے کا فائدہ یہ ہوگا کہ وہ نماز کی ادائیگی سے بری الذمہ ہو جائیگا، اور اسے ترک کرنے کی سزا نہیں دی جائیگی، لیکن اگر وہ نماز بھی ادا نہ کرے تو اسے اس کی بھی سزا ہوگی.

ابو عبد اللہ محمد بن نصر المروزی کہتے ہیں :

"قولہ : "اس کی نماز قبول نہیں ہوگی" یعنی اسے شراب نوشی کی سزا کے طور پر چالیس یوم تک نماز کا ثواب حاصل نہیں ہوگا، جیسے علماء نے خطبہ جمعہ کے دوران کلام کرنے والے شخص کے متعلق کہا ہے کہ وہ ادا تو کرے گا لیکن اس کا جمعہ نہیں ہوگا، ان کی مراد یہ ہے کہ اسے اس گناہ کی پاداش میں جمعہ کی ثواب حاصل نہیں ہوگا"

دیکھیں : تعلیم قدر الصلاۃ (2/587-588).

مزید آپ سوال نمبر (20037) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

اور امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اور اس کی نماز کی عدم قبولیت کا معنی یہ ہے کہ اسے اس نماز کا اجروثواب نہیں ملے گا، اگرچہ نماز ادا کرنے کی وجہ سے اس کا فرض ادا ہو جائیگا، اور اسے دوبارہ ادا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں" اھ

اور سوال کرنے والی کو جو یہ کہا گیا ہے کہ اس کے روزے مردود ہیں اور قابل قبول نہیں، یہ بعض علماء کرام کے قول پر مبنی ہے کہ حدیث میں نماز کی عدم قبولیت کا ذکر ہے لہذا اس سے مراد یہ ہے کہ اس کی کوئی بھی عبادت چالیس یوم تک قبول نہیں ہوگی.

مبارکپوری رحمہ اللہ تحفۃ الاحوذی میں لکھتے ہیں :

"اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ : بالخصوص نماز کا ذکر اس لیے کیا گیا ہے کہ یہ بدنی عبادات میں سب سے افضل عبادت ہے، چنانچہ جب یہ قبول نہیں ہوتی تو پھر دوسری عبادات بالاولی قبول نہیں ہونگی" اھ

ماخوذ از تحفۃ الاحوذی. کچھ کمی و بیشی کے ساتھ.

اور عراقی اور مناوی رحمہما اللہ نے بھی اسی طرح کہا ہے.

تو اس قول کی بنا پر روزے بھی قبول نہیں ہونگے، اور اس کا یہ معنی نہیں کہ جس نے شراب نوشی کو تو وہ روزے بھی چھوڑ دے، نہیں بلکہ اسے روزے رکھنا ہونگے شراب نوشی کی سزا میں اس کے روزے قبول نہیں ہونگے.

اور بلاشک وشبہ شرابی شخص پر نماز کی بروقت ادائیگی فرض ہے، اور اسے رمضان المبارک کے روزے بھی رکھنا ہونگے، اور اگر اس نے کوئی نماز ادا نہ کی، یا روزہ نہ رکھے تو وہ کبیرہ گناہ کا مرتکب ٹھرے گا، جو کہ شراب نوشی کے جرم سے بھی بڑا جرم ہے.

اور یہ معلوم ہونا چاہیے کہ مسلمان شخص کا معصیت و نافرمانی میں پڑ جانا، اور اس سے توبہ نہ کرنا یہ کمزور ایمان کی نشانی ہے، اس کے لیے نافرمانی و معصیت کا عادی ہونا اور مسلسل نافرمانی کرنا جائز نہیں، اور اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ اطاعت و فرمانبرداری ترک کرے اور اس میں کوتاہی کا مرتکب ہو.

بلکہ اس پر واجب ہے کہ وہ اپنی استطاعت کے مطابق اطاعت و فرمانبرداری کرے، اور کبیرہ گناہ کے ارتکاب اور ہلاکت والی اشیاء کو ترک کرنے کی کوشش کرے.

اور مسلمان پر یہ بھی واجب اور ضروری ہے کہ وہ اللہ کا تقوی اختیار کرے، اور شیطانی وسوسوں اور اس کی چالوں سے بچ کر رہے، اور اپنے آپ کو شیطان کا آلہ کار نہ بننے دے، اور اگر اس کا شیطان اس پر حاوی اور غالب ہوجائے، اور اسے اللہ خالق الملک کی معصیت و نافرمانی میں بتلا کردے تو اسے فورا اور جلدی سے توبہ کر لینی چاہیے، کیونکہ "توبہ کرنے والا شخص ایسا ہی ہے جیسے کسی کا کوئی گناہ نہ ہو"

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2450) علامہ بوصیری رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے، جیسا کہ سنن ابن ماجہ کے حاشیہ الزوائد میں ہے.

یہ تو شراب نوشی کرنے والی کی سزا ہے جب وہ توبہ نہ کرے، لیکن جو شخص توبہ کرلے تو اللہ تعالی اس کی توبہ قبول کرکے اس کے اعمال بھی قبول فرمالیتا ہے.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ ہمیں شیطانی چالوں اور وسوسوں سے محفوظ رکھے، اور ہمیں ظاہری اور باطنی فتنوں سے بچائے.

اور سب تعریفات اللہ رب العالمین کے لیے ہی ہیں.

واللہ اعلم.